

Registered

L. M. C. 7

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵) | مطبوعہ ۳ فروری ۱۹۰۵ء بروز جمعہ | جلد (۳۲)

گذشتہ اخبار

آدھی برہمو سماج کے سرگروہ مہرشی دیبندرا ناتھ ٹگور ۱۹ جنوری کو ۸۸ سال کی عمر میں کلکتہ میں فوت ہو گئے۔ **جزیرہ** ڈائمنڈ اور جزیرہ سلیمر کے درمیان جو جزائر انڈمان کے شمال کی طرف ہے بغیر تار کی ٹیلیگرافی کے کام میں کامیابی ہوئی۔ **بمبئی** کی صنعتی اور زرعی نمائش میں ۳ لاکھ ۳۰ ہزار ۳ سو ۴۷ آدمی دیکھنے والے تھے۔ اس نمائش سے ۱ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی اور کمی اور آمدنی کی امید ہے۔ **تجارتی** اور صنعتی مدارس میں یونانیوں نے ترکی زبان داخل نصاب کر لی ہے۔ **انگریزی** تجارت کی درآمد میں گذشتہ سال ۷۸ لاکھ ۱۲ ہزار ۵ سو ۲۳ پونڈ کا اور برآمد میں ایک کروڑ ۷ ہزار ۹۰۰ پونڈ کا اضافہ ہوا۔ **محمڈن** ایجوکیشنل کانفرنس لکھنؤ کو ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ چندہ میں فراہم ہوا۔ **پیرس** میں ایک مسن آدمی مکان کی چھت پر رہا کرتا تھا چند روز تک لوگوں نے اسکو نہ دیکھا اور دروازہ توڑ کر جو دیکھا اسے زمین پر فاقوں سے بیہوش پڑا پایا۔ اس کے بستر کی تلاشی لینے پر اس کے نیچے سے چار ہزار پونڈ برآمد ہوا۔ لوگ اسکو ہسپتال میں لے گئے جب اسکو ہوش آیا تو شور مچانے لگا کہ فاقوں مر جانا قبول مگر اپنی دولت میں سے ایک کوڑی بھی خرچ کرنی مجھے گوارا نہیں۔ **اب** منظور ہو گیا ہے کہ اودھ و روہیلکھنڈ ریلوے لائن پر بجائے لفظ نیٹو کے انڈین یا ہندوستانی کا لفظ مستعمل ہو۔ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب کی یہی مہربانی ہے۔ ہم انکا شکریہ کرتے ہیں اور دیگر ریلوے لائینوں کو اور خصوصاً پنجاب کی ریلوے لائینوں کی توجہ بھی اسطرف مبذول

کرتے ہیں۔ ہمارے پنجابی بھائی اس طرف توجہ کریں۔ طلباء کے الہ آباد یونیورسٹی کی درخواست پر سنڈیکیٹ نے انٹرنس کا امتحان یکم مئی تک۔ ایل ایل بی کا امتحان ۲۴ جولائی تک۔ ایف اے۔ بی اے۔ ایم اے اور سائنس کے امتحانات ۲۷ جولائی تک ملتوی کر دیے ہیں۔ ۱۸ جنوری کی شام کو ۷ بجے ۱ منٹ پر عالم پور میں زلزلہ محسوس ہوا اور قریب ۱۰ سیکنڈ تک رہا۔ **ڈائرکٹر جنرل** ڈاکخانہ جات کے اب تین صدر مقام ہونگے یعنی کلکتہ دہلی اور ناگپور۔ **ریاست** ناہیہ نے قاعدہ جاری کیا ہے جسکے رو سے مہاجن لوگ زراعت پیشہ ۱۲ فیصدی سے زیادہ سود وصول نہ کر سکینگے۔ **بنگال** میں ۶۵ ہزار جذامی ہیں۔ ڈاکٹر ... کا خیال ہے کہ مچھلیوں میں جلدی امراض اور چیچک کے علاوہ طاعون بھی ہوتا ہے جس سے وہ ہلاک ہو جاتی ہیں۔ **حال** میں ایک جماعت وائنا میں قائم ہوئی ہے جو مچھلیوں کے امراض کی تحقیقات کر رہی ہے۔ پروفیسر فنکلر اس جماعت کے سرگروہ ہیں۔ انکا بیان ہے کہ چیچک طاعون اور جذام مچھلیوں سے انسان پر منتقل نہیں ہوتا۔ **ہفتہ مختتمہ** ۱۴ جنوری کو کل ہندوستان میں ۵ ہزار ۲ سو ۱۹ طاعونی موتیں واقع ہوئیں۔ **ریاست** گوالیار کا چاندوڑی پیسہ یکم مارچ سے بند ہو جائیگا اور ریاست کا کلدار پیسہ رائج ہوگا۔ **پرسال** (واقعہ بنگال) میں ایک نائب داروغہ کسی حاکم کے اجلاس میں مونچھوں کو تاؤ دینے لگے انہوں نے عدالت کی گستاخی سمجھ کر مقدمہ قائم کر دیا۔ **جنوبی** افریقہ میں قلیوں کا جانا اب بند ہو جائیگا۔ وہاں آٹھ ہزار قلی کانوں میں دب کر اور فاقہ کشی کر کے ہر ماہ میں مر جاتے ہیں۔ **۱۵ جنوری کو سرکاری** خزانوں میں ۱۰ کروڑ ۶۲ لاکھ ۴۹

ہزار ۹ سو ۳۰ نقری اور ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ۱۸ ہزار روپیہ کے طلائی سکے موجود تھے۔ **یہ تجویز** ہو رہی ہے کہ ایک نہر مالاکنڈ سے دریائے سوات میں ملا دیجاوے جو چکدرہ کے قریب ہے۔ **تجویز** پیش ہے کہ موٹر گاڑیاں ڈاکخانہ کے کام میں لائی جاویں۔ **کلسی علاقہ** دہرہ دون میں دریا کے کنارے پر راجہ اشوک کے وقت کا ایک پتھر کا ستون موجود ہے جس پر راجہ کے چودہ احکام کندہ ہیں۔ یہ ستون دریا کی سطح سے ۵۰ فیٹ بلندی پر گڑا ہوا ہے۔ **ڈائرکٹر صاحب** سررشتہ تعلیم نے حکم جاری کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر یا ان کے اسسٹنٹ انسپکٹران ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ بعض اسکولوں کا معائنہ کیا کریں اور تین یا چار روز تک اسکول میں رہا کریں۔ **۲۴ جنوری** ماسکو سے تار آیا ہے کہ کاسکوں نے ۳۰۰۰ ورکمانشریران پر بندوقیں چلائیں اور انہیں سے بہتوں کو قتل کر دیا۔ **سینٹ پیٹرزبرگ** کی میونسپل کمیٹی نے جنگ کے زخمیوں کے معالجات وغیرہ کے اور مقتولین کے خاندانوں کی امداد کیلئے ۲۵۰۰۰ پونڈ یعنی ۳۷۵۰۰۰ روپیہ منظور کیا ہے۔ **۲۶ جنوری** روٹر کا نامہ نگار موسیوتیس تار دیتا ہے کہ ایڈمرل بیرو بالٹک ابھی تک مداغاسکر میں ہے اور بحر شمالی کی تحقیقات کے اختتام تک وہیں رہیگا۔ **۲۷ جنوری** روٹر کا نامہ نگار جو کروکی کی فوج کے ساتھ ہے خبر دیتا ہے کہ ۲۶ کو تمام دن مغرب کیطرف توپیں چلتی رہیں اور جنگ برابر جاری رہی روسی فوج دریا کے ٹھہو سے عبور کر گئی جاپانیوں کے بسیار پر جا مقیم ہوئی اور اب جاپانی انپر حملہ کر رہے ہیں۔ **کروپاٹکن نے** زار کو تار دی ہے کہ ہمارا لشکر ان یورپین پلٹنوں کی تبدیلی سے حوصلہ کھو رہا ہے جو کہتے ہیں کہ پورٹ آرتھر اب سر ہو گیا ہے لہٰذا جنگ بیفائدہ ہے۔

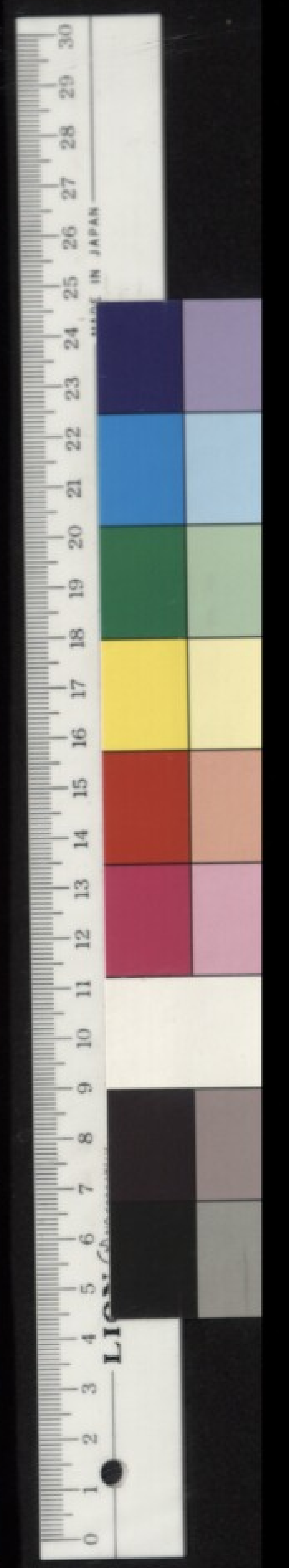
ایڈیٹوریل نوٹس

ذات پات پر مہاراجہ بڑودہ کی تقریر

یہہ وہ تقریر ہے جو ہز ہائینس مہاراجہ بڑودہ نے اٹھارہویں نیشنل سوشل کانگرس کے اوپر پڑھکر سنائی۔ آپ قوم کے نہایت خیرخواہ اور اصلاح کے نہایت ہی سرگرم حامی ہیں۔ آپنے اپنی تقریر میں ذات پات کی نسبت یوں فرمایا کہ ذات کی برائیاں مجلسی زندگی کے کل سلسلہ پر حاوی ہیں۔ اور بیشمار چھوٹے چھوٹے بے معنی قواعد اور رسمیات ہر ایک منفردہ زندگی میں ساری ہے۔ آدمی اس ذات پات کے توہمات سے اپنے خاندانی تعلقات بیاہ شادی۔ اپنے بال بچوں کی تعلیم اور خصوصاً اپنی تمام زندگی میں لاچار اور عاری ہو جاتا ہے۔ اس سے آمدنی اور نظم و نسق خانگی میں بھی خلل آتا ہے کیونکہ اس سے مغربی علوم و فنون کے سیکھنے کی ممانعت ہوتی ہے اور نہایت مبالغہ آمیز خیال اپنی علمیت اور حیثیت کا پیدا ہوتا ہے اور لوگ اپنے آپکو خاص خاص پیشہ ہی میں محدود کرتے ہیں۔ اس سے انسان کی بے اعتباری دھوکہ اور حسد بہت بڑھ جاتا ہے۔ دوسروں کی لیاقتوں کے آزادانہ استعمال سے احتراز کیا جاتا ہے۔ اور دوسروں کی طرف سے بے اعتنائی پیدا ہو جانے کے سبب مجلسی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ مجلسی رابطہ و اتحاد محدود ہو جاتا ہے اور وہ ذہنی انکشاف موقوف ہو جاتا ہے جسپر کسی فرقہ کی کامیابی بالخصوص مبنی ہے زندگی کے وسیع تر حلقہ میں۔ لوکل اور میونسپل معاملات میں ذات پات سے تمام مقامی حب الوطنی کے اور رفاہ عام کے کاموں کی تمام امیدوں کا ستیاناس ہو جاتا ہے...... مگر اس کا نہایت ہی مہلک اثر قومی زندگی اور قومی یگانگت پر ہوتا ہے۔ اس سے مقامی خصومت کو تقویت ہوتی اور فواید منتشر ہو جاتے ہیں اور قوم کے بڑے بڑے فواید اور خوبیوں پر جو ہر ایک ذات اور قوم کی ہونے چاہئے تاریکی کا پردہ پڑ جاتا ہے یہہ گویا تفرقہ اندازی کی جڑ ہے۔ ذات پات ان نقایص کی اصلاح اور ان فواید سے مستفید ہونے کی راہ کو مسدود کرتی ہے۔ حالانکہ ملک کو مغربی تہذیب کے ساتھ تعلق رکھنے سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اس سے ہماری انسانیت ذلیل ہو جاتی ہے کیونکہ ہم اس کے سبب سے اپنے بعض ابنائے جنس سے علیحدہ رکھے جاتے ہیں جو سوائے موت کے کسی اور طرح پر ہم سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ذات پات کا بندھن اس شریف اور فیاض تحریک کو روکتا ہے جس سے یورپین سوسائٹی کے باہمی فواید اور ہماری ترقی ظہور میں آئی ہے۔ یہہ ہم میں سے بہتوں کی گوناگوں لیاقتوں کو روک دیتی ہے۔ یہہ ہمارے تمام جذبات اور عقلی ماخذات کو مسدود کر دیتی ہے۔ یہہ ہماری سوسائٹی کے مخالفانہ عنصر کی برباد کن اور تمام اصلاح کی دشمن ہے۔ ہر ایک ریفارمر جس نے ہماری سوسائٹی کے فواید کی حفاظت کرنیکی کوشش کی ہے ذات کی پابندی سے اس عمدہ کام کے کرنے سے باز رکھا گیا ہے۔ ذات کی ناتراشیدگی سے جاہلانہ تعصب بدستور رہتا ہے اور لوگ گذشتہ اطوار اور رسمیات ہی میں غرق رہتے ہیں اور اس سے کوئی ضروری تبدیلی ظہور میں نہیں آ سکتی جسکو نیچر نے ہمپر لازم اور واجب اور نہایت آسان اور ممکن ٹھہرایا ہے"۔ ہم اپنے ناظرین اور خصوصاً مسیحی ناظرین سے صرف یہہ عرض کرتے ہیں کہ آپ مہربانی سے دیکھیں کیا ہم میں ذات پات کی مہلک مرض کے نشانات اور اس گندگی کی بدبو آتی ہے یا نہیں جو ہمارے ایک معزز کی زبان سے نکلے ہیں؟ نہایت غور کا مقام ہے۔ ذرا غور و فکر کریں۔

طاعون کا خاص باعث۔ مسوری کے پادری الوئیس صاحب نے جو پرنس ریفارمر کے لقب سے مشہور ہیں مچھروں کو طاعون کا باعث قرار دیا ہے اور اس کے ثبوت میں ذیل کے اثبات پیش کرتے ہیں۔ (۱) ناریل کے تیل کی بو سے مچھروں کو سخت نفرت ہے اور جہاں یہہ روغن جسم پر ملا جاتا ہے اور غذا کے طور پر بکثرت استعمال کیا جاتا ہے مچھر بھی وہاں سے بھاگ جاتے ہیں اور اس جگہ طاعون نہیں ہوتا (۲) بہار کی اضلاع میں مچھر ہوتے ہیں اور طاعون بھی ہوتا ہے اور جو ہے اور پسو بھی بافراط ہوتے ہیں (۳) جب اہل پنجاب آبپاشی شروع کرتے ہیں طاعون بھی اپنا ڈیرہ جمانے لگتا ہے اور جب تک فصل تیار ہوتی رہتی ہے طاعون قائم رہتا ہے اور جس موسم میں بارش کی قلت ہوتی ہے انہیں طاعون نہیں ہوتا۔ (۴) جس موسم میں مچھر آبادی سے فرار ہو کر جنگلوں میں جا بستے ہیں تو اسی موسم میں جنگلی جانوروں میں طاعون پھیل جاتا ہے (۵) ۱۸۶۳ء میں اصفہان کے درمیان زنگ کا درخت لگانے سے طاعون جاتا رہا تھا کیونکہ یہہ ایک ایسا درخت ہے جسکی بو سے مچھروں کو سخت نفرت ہے اور چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ جب ہند میں ملیریا فیور کا زور تھا تو اس کے دفعیہ کے لئے یوکالپٹس درخت کے لگوانے کی گورنمنٹ سے سفارش کیگئی تھی۔ یہہ درخت اس بخار کی عمدہ دوا ہے (۶) گارڈن صاحب کا تجربہ ہے کہ طاعون کی واردات عموماً اصطبل میں زیادہ ہوا کرتی ہیں کیونکہ مچھر اس جگہ افراط سے پیدا ہوتے ہیں (۷) کیا وجہ ہے کہ جب ایک مکان میں طاعون پھیلتا ہے تو دوسرے مکان میں بھی اس کا ڈیرا جمتا ہے حالانکہ ان کے درمیان باہمی آمد و رفت مسدود ہوتی ہے؟ اس کا باعث صرف مچھر ہیں۔ (۸) گارڈن ٹکر صاحب کہتے ہیں کہ دو منزلہ مکانوں پر رہنے والوں کی نسبت انہیں طاعون زیادہ ہوتا ہے جو نیچے اور یکمنزلہ گھروں میں رہتے ہیں۔ ہمارا تجربہ بھی یہہ ہے کہ جس گھر میں چاروں طرف دروازے اور کھڑکیاں بہت ہوتی اور دھوپ دونوں وقت برابر آتی ہے وہاں طاعون کی وارداتیں شاذ و نادر ہوئی ہیں بلا ان کے درمیان جو خانہ بدوش ہیں اور جھونپڑیوں میں جا بجا رہتے پھرتے ہیں طاعون بہت ہی کم سننے میں آیا ہے اور علاوہ اس کے ایام طاعون میں دھوپ میں بیٹھنا زیادہ تر مفید ثابت ہوا ہے۔ وجہ اسکی یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایسی حالتوں میں مچھر وغیرہ نہیں رہتے۔

۲۶ جنوری۔ کرد پاشکن تار دیتا ہے کہ جاپانیوں نے پھر حملہ کیا تھا۔ اب ہمنے انپر حملہ کیا ہے اور انکو پسپا کر دیا۔





انکشاف مذہب - افلاطون کا قول ہو کہ اکیلی قائم رہنے والی حقیقی شے تبدیلی ہے" یہہ مقولہ جہانتک ہم اس پر غور کرتے ہیں نہایت ہی پر معنی اور درست معلوم ہوتا ہے ہم قدرت میں اس اصول کا مشاہدہ اور معاینہ کرتے ہیں اور یہی ایک اصول تمام انتظام عالم میں اثر کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس سے مراد وہ قانون قدرت ہے جسکو آجکل کی سائنٹیفک اصطلاح میں ایولیوشن (Evolution) سے موسوم کرتے ہیں اور یہہ ایک نہایت باتمیز ہی ہے کہ اشیاء کی وہ حالت جو کسی لمحہ میں ہوتی ہے اشیاء کی پہلی حالت کا نتیجہ ہے جو موجودہ حالت سے پیشتر تھی یعنی یہہ کہ نیچر کی طاقتوں کا ایک دوسرے کے اندر عمل کرنا اشیاء کی حالت میں ایک مادی تبدیلی پیدا کرتا رہتا ہے۔ اور یہہ بھی ممکن ہے کہ قوانین قدرت اور انکا برابر ایک دوسرے کے اندر عمل کرتے رہنا اور ان تبدیلات کا جو ہر گھڑی اور ہر جا اشیا میں واقع ہوتے ہیں ان سب کے مطالعہ کرنے سے ہم اشیاء کی گذشتہ تاریخ کا پتہ بھی بالاختصار لگا سکتے ہیں یعنی نظام قدرت کے انکشاف اور نشو نما کا ایک مختصر خاکہ ہم کھینچ سکتے ہیں۔ اگر ہم اس اصول کا طبعی اور اخلاقی اور روحانی ہر سہ عالموں میں سراغ لگاویں تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہہ قانون ان ہر سہ عالم میں موجود ہے یا ہم یوں کہیں کہ یہہ ایک اصول یا جان ہے جس سے ہر ایک شے زندہ ہے ؛

یہہ ایک مسلمہ امر ہے کہ سطح زمین میں ابتدا سے صدہا تبدیلیاں ہو چکی ہیں اور اب بھی برابر ہو رہی ہیں اور جبتک زمین قائم ہے یہی عمل ہوتا رہیگا۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ بر اعظم بڑی آہستگی کے ساتھ برابر یا تو اوپر کو ابھرتے جا رہے ہیں یا غرق ہوتے جاتے ہیں۔ ساحل بحر اور دریا مد جزر اور لہروں کے عمل کے اثر سے اور دریاؤں کی سلٹ وغیرہ کے جماؤ سے برابر تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ سائنس نے ثابت کیا ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ تمام عالم گویا بسے کی حالت میں تھا اور اس قانون کے وسیلے سے ہماری زمین پھر سطح سمندر کے برابر ہو جائیگی۔ گرم چشموں سے جو زمین پر بہتے ہیں اور پگھلے ہوئے لاوے جو آتش فشان میں سے عموماً نکلتا ہے اور جوالا مکھی پہاڑوں میں سے جو آگ برابر نکلتی رہتی ہے ان سب کے ذریعہ سے زمین کی حرارت برابر کم ہوتی جاتی ہے اور کوئی ایسا عمل اس کے برعکس نہیں ہوتا جس سے اس حرارت کی تلافی ہو جاوے پس وہ دن آئیگا کہ چاند کی طرح زمین بھی ایک مردہ شے ہو جائیگی۔ اور یہہ معلوم کو نسا تبدل ظاہر ہوگا۔

زمین اور دیگر ستارے اپنے وسیع مدارات پر برابر گردش کرتے رہتے ہیں اور ان کے جرم پر ہمیشہ اضافہ ہوتا رہتا ہے ہر لحظہ میں ہر ایک بدر ستارہ اپنی بیرونی خلا میں سے ایک نظام میں کھینچ کر آتے رہتے ہیں اور رفتہ رفتہ شہابوں کی شکل میں تبدیل ہوتے جاتے ہیں یا بڑے بڑے سیاروں میں جذب ہوتے جاتے ہیں۔ اور یہہ قانون تبدیلی کا ظاہراً عمل کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ الغرض عالم طبعی کی تمام اشیاء مادی تبدیلی کی حالت میں موجود ہے ؛

یہی صورت ہم اخلاقی دنیا میں بھی روز بروز اور ہر ایک قرن بشر کی حالت میں دیکھتے ہیں۔ کس طرح سے ہر ایک شخص روز بروز اخلاقی باتوں میں ترقی یا تنزل کرتے ہیں اور اپنی اپنی حدود مقررہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ کس طرح سے علم اخلاق کے اصول آئے دن منکشف ہوتے جاتے اور ترقی پکڑتے ہیں یہہ عمل گذشتہ علم اخلاق اور موجودہ علم اخلاق کی تصنیفات پر غور اور انکا مقابلہ کرنے سے صاف صاف عیاں ہوتا ہے ؛

اسی طرح مذہب میں بھی اس قانون ایولیوشن کو عمل کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ مذہب کی بیرونی صورت اور انسان کی مذہبی زندگی ایولیوشنری ہیں یعنے تبدیل ہونے اور انقلاب کرنے والی ہیں مگر اس کے اصول در اصل علم ریاضی یا علم اخلاق کے اصولوں اور عنصروں کی طرح بدیہی ہیں۔ اس امر کو ہم ذیل میں بڑی غور اور تحقیق کے ساتھ دریافت اور معلوم کرینگے ؛

سب سے پہلے ہم ہندو۔ بدھ محمدی اور فارسی مذہب کی اس حالت پر غور کریں۔ محمدی مذہب کا آغاز تو صرف چھٹی صدی مسیحی سے ہوا اور اس کے سب ماخذات یہودی اور مسیحی مذاہب ہیں۔ اور بدھ مذہب ہندو مذہب کی ایک شاخ ہے جو اس قسم میں سے پانچویں صدی قبل از مسیح میں پھوٹی اور فارسی مذہب کی دھار بھی اسی ہندو مذہب کے دریا کی ایک شاخ ہے جو وید کے پہاڑ سے نکلتی ہے۔ لہذا ہم ہندو مذہب پر ایک سرسری نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اس نے کن کن زمانہ میں کیا کیا صورت پکڑی ؛

ہندو مذہب کی ابتدائی صورت ویدک دھرم ہے۔ اس میں ایک خدا کی بجائے فطرت کی طاقتوں کو دیوتا مانا گیا ہے اور انکی عبادت کی گئی ہے۔ واحد خدا کا بھی خیال ان کے درمیان پایا جاتا ہے مگر وہ واحد خدا بعض وقت اگنی اور بعض وقت اندر وغیرہ مانے گئے ہیں اور انکو واحد خدائے عظیم کی صفات سے متصف کیا گیا ہے۔ اس کے بعد برہمنوں کا زمانہ آتا ہے جس میں مذہب کی صورت قربانیوں اور دیگر رسمی عبادت میں منقلب معلوم ہوتی ہے قدیم رشی سوما کی قربانی کیا کرتے تھے۔ پھر اپنشدوں کا زمانہ آیا اور اسمیں مذہب نے ایک خاص صورت پکڑی اور یہہ بتلایا گیا کہ عالم میں ایک اعلیٰ ترین روح ہے۔ اور کہ قربانیاں ہستی کے سمندر سے پار اترنے کے لئے ایک عارضی کشتیاں ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین روح حاضر ناظر خدا ہے اور وہ روح الارواح ہے۔ اسی نے عالم کو پیدا کیا اور انپر حاوی ہے اور اسی خدا کو انسان کے دل اور عالم میں دیکھنا برکت عظمی ہے۔ بعدہ رشیوں اور منیوں کا زمانہ آیا اور یہہ سوال کیا گیا کہ اگر ہم اس پرماتما کو دیکھ سکتے ہیں تو اس کے لئے ہمکو اس دنیا میں کیا کرنا چاہئے؟ اس سوال کا جواب بہتوں نے اس عمل میں پایا کہ بن میں جا کر تپ جپ اور دھیان کرنا چاہئے ؛

اپنشدوں میں اس سوال کا جواب ملتا ہے کہ کیا یہہ ہستی ایک اور دیگر آتماؤں سے علیحدہ ہے یا نہیں؟ جواب یہہ ہے کہ خلقت سے پہلے وہ ایک تھا مگر جب اس نے چاہا کہ میں بہت ہو جاؤں تو اس اچھیا سے تمام عالم اتپت ہوئے۔ اس قدیم عقیدہ میں ہند کے اصلی باشندوں کے اصول بھی مل گئے۔ شیو اور کالی کی پوجا ان کے درمیان شروع ہوگئی اور کہیں اندر کی عبادت اور کہیں کیا لکیوں کی رسمیں جاری

ہوئیں جنہیں لوگ چھند کو آدمی کی کھوپری چھپایا کرتے تھے مگر آریہ ورت کے لوگوں نے اُن کی رسمیات کو ترک کردیا جہاں پر آکے ہندو مذہب کی بہت سی شاخیں ہوگئیں اور واسدیو کے بھگتی سکھوں کی شاخیں نانک اور کبیر اور تُوکرم وغیرہ کے مارگ نکل پڑے ؀

اب ہم مسیحی مذہب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ موجودہ زمانہ سے پہلے جسوقت مسیحی مذہب میں ایک بڑا انقلاب پیدا ہوا وہ اصلاح کا زمانہ تھا جس وقت پروٹسٹنٹ کلیسیا کہیں رومن کیتھولک کلیسیا سے علیحدہ ہوئی اور مسیحی مذہب کو صرف انجیل کی روشنی میں دیکھنے لگیں۔ اگر ہم ذرا اور پیچھے دیکھیں تو وہ زمانہ نظر آتا ہے جب یونانی اور لاطینی کلیسیائیں باہم مل گئیں اور مسیحی مذہب اِس سادگی میں نظر آنے لگا جس میں کہ ابتدائی کلیسیا اسپر عملدرآمد کرتی تھی۔ ذرا پیچھے ہٹو تو رسولی زمانہ دیکھو گے جہاں مسیح کی تعلیمات کا ایک زیادہ انکشاف نظر آئیگا اور پھر ہم خود مسیح تک پہنچ جاتے ہیں جو جہان کا نور تھا مگر مسیح یہودی نسل سے تھا۔ اور جو کچھ اُس نے تعلیم دی وہ پرانے عہدنامہ کی تعلیمات سے تبایُن نہ تھی مگر خدا اور انسان کا باہمی تعلق اور زیادہ وضاحت کے ساتھ بتلایا گیا ہے اور پرانے عہدنامہ کی تعلیمات کی اس سے اور زیادہ تکمیل ہوئی ہے۔ اب ہم یہاں پر یہودی مذہب میں آجاتے ہیں اور سب سے پہلے انبیا کی بلند خیالی اور اعلیٰ تعلیم پاتے اور پھر رفتہ رفتہ توریت تک اور پھر ابراہام کے زمانہ تک پہنچ جاتے ہیں اِس تمام زمانہ میں خدا کا خیال اور خدا و انسان کا باہمی تعلق اور اُس کے اصول یکسان نظر آتے ہیں۔ مگر جسطرح آفتاب مشرق سے نکلتا ہوا تھوڑی تھوڑی اور آہستہ آہستہ اپنی شعاعیں اور روشنی دنیا پر ڈالتا ہوا آخر کو نصف النہار کے وقت پوری روشنی اور تیزی سے چمکتا ہے اسی طرح توریت سے لیکر انجیل تک مسیحی مذہب کے اصول نکلتے اور روشن ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن اگر ہم دریافت کریں کہ ابراہام نے یہہ ایمان کہاں سے پایا تو ہم پھر دریا کے فرات کی وادی بلکہ وسط ہند میں جا پہنچتے ہیں جہاں سے کہ مقدم تر یہہ لوگ جو ویدک زمانہ سے بھی پہلے تھے آکر ہند میں وارد ہوئے تھے۔ اور جب ہم ابراہام اور ویدک زمانہ سے پیشتر کے مذہب کا مقابلہ کرتے ہیں تو نہیں ایک گونہ مشابہت پائی جاتی ہے۔ مگر ابراہام کی معرفت اصلاح ہوئی جبکہ خدا نے اسکو اُس کے آبا و بوم سے نکال لیا اور کہا کہ ایک جگہ جا جو میں تجھے بتلاؤنگا واحدانیت اور نجات کی تعلیم اُسکو دی گئی اور رفتہ رفتہ جیسا کہ ہم ذکر کر آئے مسیح کے زمانہ تک اور پھر آجتک وہی چراغ اپنی اعلیٰ تر روشنی اور چمک میں ہم تک پہنچ گئے ؀

اب ہم اِس سے کیا سبق سیکھتے ہیں۔ سب سے پہلا یہی ہے کہ ہم سب بھائی ہیں اور جتنے اپنے مذہبی خیالات اُن سے لئے ہیں جو پیشتر تھے ہم مسیحیوں نے بعض یہودیوں ہندوؤں مسلمانوں۔ بدھ کے پیروؤں اور پارسیوں وغیرہ نے اپنے خیالات انہیں مختلف ماخذات سے لئے ہیں اور ہم سب بھائی ہیں ؀

مگر اِس قانونِ انکشاف سے یہہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ ایک نے دوسرے کی بہ نسبت زیادہ واضح اور روشن صداقت نہ پائی ہو۔ مذہبی روشنی زیادہ تر صاف اور تیز اسی کو ملتی ہے جو خدا کے جو نوروں کا باپ ہے زیادہ تر نزدیک ہوتا ہو اور جو اُس سے زیادہ دُور رہتا ہے وہ زیادہ کم روشنی پاتا ہے۔ ابراہام اور اُس کے بعد کے بزرگ اور انبیا خدا کے زیادہ نزدیک ہوتے گئے اور یوں اُنہوں نے زیادہ تر روشنی پائی اور اپنے دیگر بھائیوں کی نسبت زیادہ الٰہی علم حاصل کیا۔ مگر کیوں اور کس طرح انہوں نے یہہ زیادہ روشنی پائی ہ؟ اِس کا صاف اور صحیح جواب یہی ہے کہ وہ خدا کے ساتھ چلتے رہے اور اُن کے دل پاکیزگی اور راستبازی سے معمور تھے۔ مسیح میں یہہ دونوں باتیں الٰہی درجہ اتم کو پہنچی ہوئی تھیں کہ جہاں سے باہر ہے اور انکی زندگی سے اِن ہر دو امور کا پورا پتہ لگ سکتا ہے ؀

اور جب ہم ہندو بدھ۔ مجوسی اور پارسی مذہب پر غور کرتے ہیں تو اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے وہی اصول جو ابراہام کو دئیے تھے اُنکو بھی دئیے مگر انہوں نے بُت پرستی کے اثر کے اندر ہو کر خدا کی دوری حاصل کی اور اُن اصولوں کو ترقی ملنے کے بجائے زیادہ تنزلی ملی اور زیادہ تاریک اور مدہم پڑگئے اور انپر پولس رسول کی وہ بات صادق آتی ہے جو رومی ۱۸:۱ سے ۲۵ تک میں مرقوم ہے خدا کی بابت جو کچھ معلوم ہوسکتا اُن پر آشکارا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اگرچہ خدا کو پہچانا تو بھی خدائی کے لائق اُسکی بزرگی اور شکرگذاری نہ کی بلکہ اپنے خیالوں میں بیہودہ ہوگئے اور اُن کے نافہم دل تاریک ہوگئے ۔۔۔۔۔۔ اسواسطے خدا نے بھی اُن کے دلوں کی خواہش پر انہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا الخ ؀

روس کی اندرونی حالت

دنیا کی جان اگر سچ پوچھو تو محض ایک شئے یعنی "اتحاد" ہے۔ کسی صیغہ میں دیکھو یہی ایک اصول زندگی نظر آتا ہے جسم اور روح کے متحد ہونیکا نام انسانی زندگی ہے۔ حیوانات نباتات اور جمادات میں اُن کل عناصر اور اجزا اور اصول کے باہمی اتحاد کا نام زندگی ہے جو انکی موجودگی اور نشو و نما کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح خدا اور انسان کے اتحاد کا نام ہمیشہ کی زندگی اور خوشی ہے۔ اور اسی طرح رعایا اور افواج اور بادشاہ کے اتحاد دلی اور عمل یگانگت کا نام بادشاہت اور اسی سے اس کا قیام ہے۔ اس اتحاد کی عدم موجودگی بادشاہت کی موت و میت کا حکم رکھتی ہے۔ روس کی حالت اندرونی نہایت ہی نازک اور پر خطر ہے۔ ظلم اور تشدد گویا اُس کے روزمرہ کا عمل ہے۔ بے انتظامی اُسکی حکومت کا ایک جزو اعلیٰ اور عنصر ضروری ہے۔ رفاہ عام کی نظراندازی اس کا شیوہ طبعی ہے۔

۱۸ جنوری کی خبر ہے کہ سینٹ پیٹرزبرگ کی حالت نہایت نازک ہے ہڑتال کی تاریکی بڑھتی جاتی ہے۔ اخبارات معدوم ہو رہے ہیں۔ ملکی ملازمان اُن لوگوں کے ساتھ ملتے جارہے ہیں جنہوں نے اپنا کام کارخانجات سے چھوڑ دیا ہے۔ حتیٰ کہ ریلوے اور تار کے ملازمان بھی اُن لوگوں سے جاملیں۔ لوگوں پر حملے ہو رہے ہیں اور غلاموں کی طرح اُن سے سلوک کیا جاتا ہے۔ لوگوں سے نہایت سخت خدمت لیجاتی ہے جبر اور تشدد کی انتہا نہیں ہے۔ ۲۲ جنوری کی خبر ہے کہ جنگی سپاہیوں اور مستعفی لوگوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی۔



سپاہی بھیجے گئے مگر آخرکار مستعفی لوگ بھاگ گئے ان میں سے ۱۵۰ ایک سو پچاس آدمیوں سے زیادہ کام آئے اور زخمی ہوئے۔ نہایت سخت افسوس ہے ملک کی حالت زار پر۔ اگر یہی حالت رہی تو سلطنت کو سخت زوال آویگا اگر مظلومان کی آہیں خدا کے کانوں تک پہنچ گئیں جو یتیموں کا مالک اور بیواؤں کا والی اور مظلوموں کا ہمدرد اور مددگار ہے تو کیا تعجب بلکہ ضروری ہے کہ خداوند اس پر نظر کرے اور اس سے اُن مظلومان کا انتقام لے۔

مضامین

دیباچہ محبت۔ باشرط محبت کا عمل انسان کے نیچر اور جبلت میں نہیں ہے۔ اگر اسکے نیچر میں محبت باشرط کا تقاضا ہوتا تو اس کا عمل گھر سے شروع ہوتا۔ مائیں اپنے ننھے ننھے بچوں سے محبت کرنے سے پیشتر اُن سے مشروط طلب کرتیں۔ پر گھر میں کہاں شروط طلب کئے جاتے ہیں؟ پس محبت باشرط کا عمل انسان میں غیر طبعی اور غیر جبلی اور اَن نیچرل ہے۔

اس کے سوا انسان میں ایک اور بات کی کمی ہے کہ جس سے پایا جاتا ہے کہ انسان محبت کے اعلیٰ زینہ سے گر گیا ہے۔ وہ یہہ ہے کہ انسان کا دل بہت سے محبوب نہیں رکھ سکتا ہے۔ ایک آدمی کے وہی شخص محبوب ہیں جنکو وہ اپنے جانتا ہے۔ غیروں کو وہ عموماً اپنے محبوب نہیں بنانا چاہتا۔ درحالیکہ غیر اپنا کوئی بھی نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اُن کمی باہمی محبت کا دائرہ نہایت تنگ کیا گیا ہے۔ درحالیکہ وقتاً فوقتاً غیروں سے خوش سلوک کرنا عموماً کارِ خیر اور نیک تصور کیا جاتا ہے۔ پر ان خوش سلوکیوں کو دوام دینے سے انسان کے گویا لگتی ہے۔ ایک بھوکے آدمی کو ایک وقت کھانا دینا تو کارِ خیر ہے پر ہر ایک بھوکے کو جو کھانے کا محتاج ہو کر اُسی کے گھر پر آئے کھانا دینا آفت عظیم تصور کی جاتی ہے۔ غرضیکہ انسان کے باشعور اور عقل ہونے کے یہی کافی ثبوت ہیں۔ اور خاصکر یہہ کہ انسان محبت باشرط کی مشق کرتا ہے۔ جو بالکل غیر طبعی اور بے فائدہ ہے۔

لیکن ہم جس باشعور اور کامل ہستی کے ولی جذبات اور نیک مرضی کے تقاضوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ شخص بشر نہیں پر بشر سے بزرگ و برتر ہے۔ وہ زندہ خدا ہے جسکی محبت بلاشرط کا ہمنے ابتدا ہی میں اشارہ کیا تھا۔

ممکن ہے کہ ابتک ہمارے ہموطن ہمارے بیان مذکور سے اتفاق کرتے آئے ہیں پر اب گریز کی سوجھی ہو۔ سامعین حق پسند اور ناظرین باانصاف سے ہم ضروری مطالبہ کرینگے کہ اگر کوئی انسان سے بزرگ اور برتر اور باشعور اور خود آگاہ ہستی ہے تو اُسکی نیک مرضی اور دلی جذبات کا تقاضا محبت بلاشرط کا ہے۔ وہ عیب کے پیرو نہیں۔ بغیر متحرک دل اور بلا مرضی ہو کر بغیر جذبہ محبت ہو نہیں سکتی ہے۔ اور اگر ہستی ذات پاک میں جذبہ محبت ہو تو دوسری طرف محبوب کا ہونا لازم آتا ہے۔ اور اگر وہ ذات پاک محبت کا نشان اپنی ذات میں رکھکر اکیلا محب ہے تو محب اور محبوب کی نسبت اور علاقہ صرف بلاشرط محبت کے اظہار میں ہو سکتا ہے اور کسی طرح سے نہیں ہو سکتا ہے۔

پر ہمارے ہندو اور محمدی بھائی اس نتیجے سے اتفاق نہ کرکے انکار کرنیکو تیار ہیں۔ اور وہ خدا کی محبت کے اول تو قائل ہی نہیں ہیں اور اگر بروقت ہو جاتے ہیں تو صرف اتنی بات سے کہ خدا کی محبت بلاشرط نہیں پر باشرط ہے۔ ہمارے ہموطنو! فرض کرو کہ خدا بغیر شرط کے محبت نہیں کرتا ہے۔ تو اس کا یہہ مطلب نکلا کہ وہ بلاشرط محبت کی مشق کا حکم نہیں دیتا ہے۔ اور نہ بلاشرط محبت کی مشق کو جائز جانتا ہے بلکہ اس کے نزدیک ایسا کام گناہ عظیم ہے۔ اگر یہہ نتیجہ درست ہو تو انسانی اور حیوانی دنیا کو حکم دو کہ ماں باپ اپنے بچوں کو جب پیدا ہوں گو معمولی ڈالنہ پالا کریں کیونکہ وہ کوئی شرط اپنے محبوں سے نہیں کر سکتے ہیں اور والدین کو اور کل دنیا کو منع کرو کہ اُن بھوکے ہوئے بچوں سے کوئی خوش سلوکی نہ کرے۔ فقس علی ہذا القیاس۔

اور سوا اس کے اگر خدا شرط کی بنیاد پر محبت کرنیکا عادی ہے تو ہم صاف کہتے ہیں کہ خدا اور خدا کے محبوب میں کسی طرح اور طور سے محبت کا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا اور خدا کا محبوب درد بشر محض سے ہی اس شرط کو پورا کر سکتا ہے اور نہ شرط پر قائم رہ سکتا ہے۔ کیونکہ خدا کی شرط مشروط خدا کی لیاقت سے اندازہ کیا گیا ہے۔ جسکی تکمیل محض بشر کے محال ہے۔

پھر اگر خدا کا محبت کرنا شرط کی بنا پر قائم کروگے تو انسان کا خدا کو محبت کرنا بھی شرط کی بنا پر ہوگا۔ اور ایسے حال میں انسانی شرطوں کے شروط ضرور کھینے اور خدا کے نزدیک باعث نفرت ہونگے جنکی آدائیگی خدا کی ذات کے خلاف ہوگی۔ پس دو شخصوں کا جنکی ذات اور طبیعت میں اختلاف ہے شرط کی بنا پر محبوب ہونا محال و اشکال ہے۔ پس خدا کو محبت شرط کی بنا پر ماننا خدا کی سخت بیعزتی اور حقارت کا اظہار ہے۔ جسکی کوئی عارفِ خدا عزت نہیں کر سکتا اور نہ مان سکتا ہے۔

خدا کی بلاشرط محبت کا اصول حقیقی اور سچا اور انسانی وہم و فہم سے بلند و بالا ہے۔ اس حقیقت کا بائیبل میں پایا جانا بائیبل کے الہٰی اصل سے ہونیکا اکمل اور غیر مغلوب ثبوت ہے۔ کیونکہ یہہ حقیقت بالکل الوکھی اور ابتدا سے آجتک گل بنی آدم کے لئے بالکل نئی ہے تو بھی یہہ صرف سچ نہیں بلکہ ہزار سچائیاں اسپر قربان ہیں۔ اور یہہ صرف ایک طبعی اور قدرتی اصول نہیں بلکہ طبعی اور قدرتی اصولوں کا سرتاج ہے اور یہہ صرف سچا مذہب نہیں بلکہ سچے مذہب کی روح اور جان ہے کہ خدا ایک باشعور و عاقل ہستی ہے جسکی ذاتی صفت محبت بلاشرط ہے۔ پادری غلام مسیح انبالوی۔

ضرورت

ایک نیک مسیحی ہسپتال اسسٹنٹ عورت کی ضرورت ہے جو سرکاری سند رکھتی ہو۔ درخواست بنام سپرنٹنڈنٹ میرٹن ہسپتال جہلم آنی چاہئیں۔

خداوند مسیح کے جی اُٹھنے کا تواریخ و واقعات

متعلقہ سے ثبوت۔ (۴) اگر خداوند مسیح کا یہہ کہنا راست ٹھہرا کہ میں مارا جاؤنگا۔ تو یہہ کہنا بھی راست ٹھہرنا چاہئے کہ میں پھر جی اُٹھونگا۔ اُسکا مارا جانا ذیل کی وجوہات سے ضرور پیش گوئی ثابت ہوتی ہے۔ (ا) کہ اُس نے اپنی موت کی نسبت یہہ پتہ دیا۔ کہ ضرور ہے کہ ابن آدم اُٹھایا جاوے جس طرح سے کہ پیتل کا سانپ بیابان میں بلندی پر اُٹھایا گیا۔ (ب) کہ جس طرح یونس نبی تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا اُسی طرح سے ضرور ہے کہ ابن آدم بھی تین رات دن زمین کے اندر رہے۔ اب مخالف غور کریں کہ اُس کے مارے جانے کی نسبت قیاس کے لئے گنجایش کہاں رہتی ہے۔ جب وہ اپنے مارے جانے کی نسبت آگے سے عجیب پتہ دیتا ہے؛

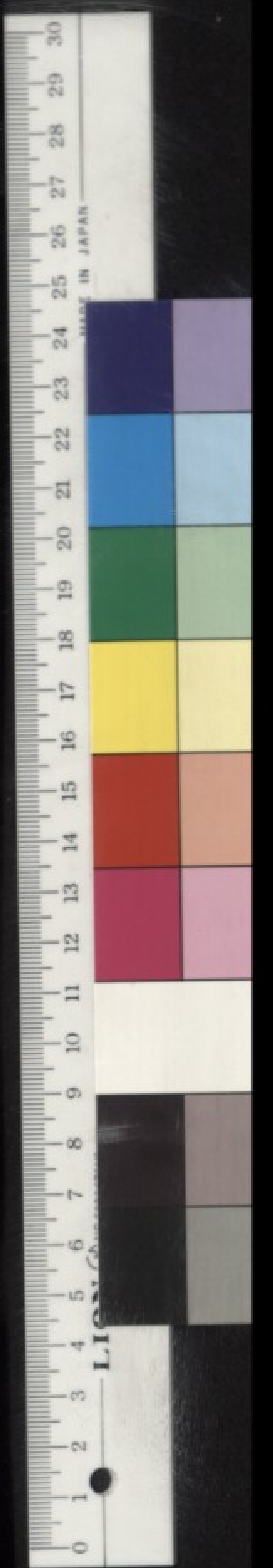
(۵) خداوند مسیح کا وعدہ کہ میں روح القدس بھیجونگا اور اُس کا حواریوں پر نازل ہوکر بڑے بڑے معجزہ کی نیکی قدرت عطا کرنا اور اسوقت سے بلکہ ہر زمانہ میں ایمانداروں پر نازل ہوکر تسلی و ہدایت و گواہی دینے کی تقویت عطا کرتے رہنا اُس کے جی اُٹھنے کی دلیل ہے چنانچہ یوحنا ۱۶ باب ۱۳ میں ہے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمکو ساری سچائی کی راہ بتاویگی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ سنیگی اور تمہیں آیندہ کی خبریں دیگی پھر اعمال ۲ باب ۱-۴ آیت ملاحظہ کیجئے۔ جب پنتکوست کا دن آیا تھا وہ سب ایک دل ہوکے اکٹھے ہوئے۔ تب وہ سب روح قدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسے روح نے انھیں بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے۔ پھر اعمال ۲ باب ۳۲ و ۳۳ آیتیں ملاحظہ کریں اُسی یسوع کو خدا نے اُٹھایا اُس کے ہم سب گواہ ہیں پس خدا کے دہنے ہاتھ بلند ہوکے اور باپ سے روح القدس کا وعدہ پاکے اُس نے یہہ جو اب تم دیکھتے ہو ڈالا۔ پھر اعمال ۱-۸ لیکن جب روح قدس تم پر آویگی تم قوت پاؤگے اور یروشلم اور یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے رومیوں ۱۴-۱۷ اور روح قدس سے خوشوقتی ہے۔ رومیوں ۱۵ باب ۱۳- روح قدس کی قدرت سے تمہاری امید زیادہ ہوتی جاوے۔ اعمال ۱۶ باب ۶- روح القدس نے انہیں منع کیا کہ ایشیا میں کلام نہ سناویں۔ ا قرنتھی ۱۲ باب ۸ و ۹ آیتیں ایک کو اسی روح سے ایمان اور ایک اور کو اُسی روح سے چنگا کرنیکی نعمتیں اور کسی کو کراماتیں کرنیکی قدرت اور کسی کو نبوت وغیرہ؛

(۶) حواریوں اور ابتدائی زمانہ کی کلیسیا کی شہادت کہ مسیح جی اُٹھا ہے۔ ان وجوہات پر غور کرنے سے قطعی اور یقینی معلوم ہوتی ہے۔ (ا) اس شہادت کے لئے انکو اپنی جان و مال کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اعمال ۸ باب ۱- اور ساؤل اُس کے قتل پر متفق ہوا۔ اور اسوقت کلیسیا پر جو یروشلم میں تھی بڑا ظلم ہوا اور رسولوں کو چھوڑکر باقی سب یہودیہ اور سامریہ کی ہر جگہ میں تتر بتر ہو گئے۔ اس کے علاوہ اعمال کی کتاب میں جابجا مسیحیوں کے ستائے جانے کا ذکر ملتا ہے ناظرین خود ہی ملاحظہ کرلیں۔ ہم اعمال کی کتاب کی شہادت کے علاوہ دو ایک شہادتیں دنیوی تواریخوں سے بھی ناظرین کی اطمینان کے لئے پیش کرتے ہیں مگر معلوم رہے کہ یہہ ایذا رسانی اور مسیحیوں کا طرح طرح سے قتل کیا جانا تین سو برس تک قائم رہا اور اس امر میں دنیاوی تواریخ کی بیسیوں شہادتوں میں سے بطور نمونہ کے دو ایک نقل کی جاتی ہیں۔ لارڈنر صاحب اپنی کتاب موسومہ یہودیوں اور غیر قوموں کی شہادتیں۔ جلد ۱ میں یوں فرماتے ہیں "بعض جو اپنے تئیں مسیحی کہتے پہلے گرفتار کئے گئے اور بعد اُس کے اُن کے بتلانے سے بہت سا گروہ کثیر گرفتار کیا گیا اُنکی اذیتیں قتل کے وقت اُنکے ساتھ ٹھٹھہ بازی اور طرح طرح کی مکروہ باتوں سے بہت ایذا دی گئی تھیں بعضوں کو جنگلی درندوں کی کھالیں پہنائی گئیں اور کتوں کے ذریعہ سے انکا شکار کیا گیا۔ بعضوں کو مصلوب کیا۔ اور بعضوں کے کپڑوں میں تیل لگا کر شام کے وقت آگ لگائی گئی تاکہ رات کے وقت مشعلوں کا کام دیں" یہہ واقعہ مسیح کے آسمان پر صعود کر جانے کے ۳۰ برس بعد کا ہے۔ اور یہہ ایذا رسانی روم کے مسیحیوں کی نسبت ہوئی؛

پھر ایک اور غیر قوم مورخ پلینے نامی غالباً سن عیسوی ستر برس کے بعد بتھونیہ اور پنطوس کی مسیحیوں کی نسبت یوں ذکر کرتا ہے۔ کہ "بہت سے یعنی مرد و عورت ہر عمر کے پائے جاتے ہیں اور یہہ لوگ مرض متعدی کے طور پر نہ صرف شہروں میں بلکہ قصبوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں"۔ اس بیان سے ظاہر ہے کہ مذہب مسیحی کے واعظ باوجود قتل ہونے اور جان کے خطرہ کے مذہب کی اشاعت میں کامل طور پر سرگرمی اور جانفشانی سے کام کرتے تھے۔ ان مسیحیوں کی نسبت مورخ پلینی یوں لکھتا ہے۔ کہ "نالشیں اور الزام اُن مسیحیوں پر کثرت سے ان ہو چکے ہیں جن پر وہ خود حکمران تھا لگائے گئے اور انہیں سے گروہ کثیر گرفتار کیا گیا اور انہیں سے بعضوں نے بہت دلیری سے اپنے مذہب کا اقرار کیا جس اقرار کے لئے انکو جان دینی پڑی"؛

(ب) اس شہادت کے لئے کہ خداوند مسیح کفارہ میں اپنی جان دیکر پھر زندہ ہوا اور وہی زندہ مسیح دنیا کا نجات دہندہ ہے انہوں نے دور دراز ملکوں کا سفر اختیار کرکے انجیل کی خوشخبری سنائیں اپنی جان خطرہ میں ڈالی- اعمال ۱۳ باب ۲-۳- جب وہ خداوند کی بندگی کرتے اور روزہ رکھتے تھے روح قدس نے کہا میرے لئے برنباس اور ساؤل کو الگ کرو اُس کام کے لئے جس کے واسطے میں نے انہیں بلایا۔ تب انہوں نے روزہ رکھکر اور دعا مانگ کر اُن پر ہاتھ رکھے اور انہیں رخصت کیا۔ واضح ہوکہ یہہ سفر کئی سال تک دور دراز ملکوں اور جزیروں میں ہوتا رہا جنہیں طرح طرح کی اذیتیں اٹھانی پڑیں۔ بعض جگہہ قید کئے گئے۔ بعض جگہہ پتھراؤ کئے گئے۔ بعض جگہہ کوڑے کھائے۔ تمام اعمال کی کتاب ان سفروں کے حالات سے بھری ہوئی ہے ناظرین خود پڑھکر ملاحظہ کرلیں؛ راقم غلام مسیح مین پوری؛

توپ کا سب سے بڑا گولہ کرپ کے کارخانہ میں روس کے لئے بنایا گیا ہے۔ جس کا وزن ساڑھے تین من پختہ ہے۔ وہ توپ بھی جس کیلئے یہہ گولہ بنایا گیا ہے۔ دنیا میں سب سے بڑی توپ ہے۔ اور اس کی مار ۱۵ میل تک ہے اور ایک فیر میں ساڑھے چار ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے؛ تہذیب نسوان



خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلاویگا اور خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کریگا اور اُسکی بادشاہت آخر نہوگی تب مریم نے فرشتے سے کہا یہہ کیونکر ہوگا جس حال میں کہ میں آدمی کو نہیں جانتی فرشتے نے جواب میں اُسے کہا کہ روح قدس تجھپر اُتریگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا اس سبب سے وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلاویگا کیونکہ خدا کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ہے

پھر اُسکی بابت متی کی پہلی فصل (۱۸ سے ۲۵ آیت) تک کہا ہے کہ یسوع مسیح کی پیدایش یوں ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی اُس سے پہلے کہ وہ اکٹھے ہوں روح قدس سے حاملہ پائی گئی تب اُس کے شوہر یوسف نے جو راست باز تھا اور نہ چاہا کہ اُسکی تشہیر کرے ارادہ کیا کہ اُسے چپکے سے چھوڑ دے وہ ان باتوں کی سوچ ہی میں تھا کہ دیکھو خداوند کے فرشتے نے اسپر خواب میں ظاہر ہو کے کہا اے یوسف داؤد کے بیٹے اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لانے سے مت ڈر کیونکہ جو اُس کے پیٹ میں ہے سو روح قدس سے ہے اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اُس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے بچاویگا یہہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کے معرفت کہا تھا پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام عمانوئیل کہینگے جسکا ترجمہ یہہ ہے خدا ہمارے ساتھ تب یوسف نے نیند سے اُٹھکر جیسا خداوند کے فرشتے نے اُسے فرمایا تھا کیا اور اپنی جورو کو اپنے یہاں لے آیا اور جب تک کہ وہ اپنا پہلوٹھا بیٹا نہ جنی اُس سے واقف نہ ہوا اور اُس کا نام یسوع رکھا ہے

اور پھر یہہ کہ خدا کے وعدے کے موافق جو پرانے عہد کی کتابوں میں ذکر ہو مسیح داؤد کی نسل سے ظاہر ہوا ہے چنانچہ یہہ بات رومیوں کی پہلی فصل (۳) آیت میں اور متی کی پہلی فصل کی پہلی آیت میں لکھا ہے پھر جیسا کہ خدا نے میکاہ پیغمبر کی معرفت خبر دی تھی یسوع بیت لحم کے شہر میں پیدا ہوا چنانچہ لوقا کی (۲ فصل ۴ سے ۷) ذکر ہوا ہے کہ یوسف گلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ہے گیا اس لئے کہ وہ داؤد کے گھرانے

بخشونگا کہ وے صداقت کے شجر خداوند کے مزرع کہلاویں اور مسیح کی فروتنی اور رنج و موت کی بابت یشعیاہ کی (۵۲ فصل ۱۳ و ۱۴ و ۱۵) آیتوں میں ذکر ہوا ہے کہ دیکھو میرا بندہ دانائی سے کام پیدا ہوگا اور وہ بالا اور ستودہ اور نہایت بلند ہوگا جسطرح بہتیرے تجھے دیکھ کے دنگ ہوگئے اور اُس کا چہرہ ہر ایک بشر سے زیادہ اور اُسکی ہیکل بنی آدم سے زیادہ بگڑ گئی اُسی طرح وہ بہت سی قوموں پر چھڑکیگا اور بادشاہ اُس کے آگے اپنا منہہ بند کرینگے کیونکہ وہ کچھ دیکھینگے جو کہا نہ گیا تھا اور جو کچھ انہوں نے نہ سنا تھا وے دریافت کرینگے اور یشعیاہ کی (۵۳ باب) ذکر ہوا ہے کہ ہماری خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا وہ نہال کیطرح اُس کے آگے بڑھا اور اصل کیطرح خشک زمین سے اسمیں نہ کچھ خوبی ہے نہ کچھ جمال کہ ہم اسپر نگاہ کریں اور نہ خوبصورتی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوویں وہ حقیر اور مخذول الناس ہوا وہ مرد الم اور آشنائے آزار تھا گویا کہ ہم اس سے رو پوش تھے اسکی تحقیر کی گئی اور ہم اُسے حساب میں نہ لائے لیکن اُس نے ہمارے آزار اٹھا لئے اور ہمارے غموں کا حامل ہوا اور ہم نے خیال کیا کہ وہ مارا خدا کا کوٹا اور دکھایا ہوا ہے پر وہ ہمارے گناہوں کے لئے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا گیا اور ہماری سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی اور اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ پر متوجہ ہوا اور خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُس پر لادی وہ مظلوم تھا اور غمزدہ تو بھی اُس نے منہہ نہ کھولا وہ برّے کی مانند ذبح ہونے کو لایا گیا اور جیسا بھیڑ اپنے بال کترنے والے کے آگے چپ چاپ ہے ویسا اُس نے اپنا منہہ نہ کھولا وہ تعدی اور حکم سے لیا گیا اور اور اُس کے دور زمان کا تذکرہ کون کریگا کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا میری گروہ کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی اور اُسکی قبر شریروں کی ٹھہرائی گئی اور اُسکی موت دولتمند کے ساتھ ہوئی اگرچہ اُس نے ظلم نہ کیا اور اُس کے منہہ پر ہرگز چھل نہ تھا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے اُس نے اُسے آزاری کیا جب اُسکی جان اثم کے لئے نذران ہو چکی تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اُسکی عمر دراز ہوگی اور خداوند کی مرضی اُس کے ہاتھ میں خوب بر آویگی اور (۲۲ زبور ۷ و ۸ و ۱۶ و ۱۷) آیتوں میں بیان ہوا ہے کہ وے سب جو مجھکو دیکھتے ہیں مجھپر ہنستے ہیں وہ بولیاں بولتے

ہیں وہ سر ہلا ہلا کے کہتے ہیں اُس نے خدا پر توکل کیا کہ وہ اُسے بچا دے اگر وہ اُس سے راضی ہے تو وہی اُسے چھڑاوے
کیونکہ کتوں نے مجھکو گھیر لیا ہے شریروں کے گروہ نے میرا احاطہ کیا ہے انہوں نے میرے ہاتھ اور پاؤں چھید ڈالے
میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں پھر یہہ کہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے اور خدا کے
دہنے ہاتھ بیٹھنے یعنے اُس کے اوپر جانے اور اُسکے جلال کو پہنچنے اور اُس کے خدائی کے مرتبہ میں ہونیکا پیغمبروں
کی کتابوں میں ایسا ذکر ہے چنانچہ زبور ۱۶ کی ۱۰ آیت میں کہا ہے کہ تو میری جان کو پاتال میں رہنے نہ دیگا اور تو اپنے مقدس
کو سڑنے نہ دیگا۔ اور ۱۱۰ زبور کی پہلی آیت میں لکھا ہے کہ خداوند نے میرے خداوند کو فرمایا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ
جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی کروں۔ اور مسیح کی بابت ۲ زبور ۷ آیت میں ذکر ہے کہ خداوند
نے میرے حق میں فرمایا تو میرا بیٹا ہے میں نے آج کے دن تجھے جنا۔ اور ۴۵ زبور ۶ و ۷ آیتوں میں یوں ہے کہ اے خدا تیرا تخت
ابد الآباد ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے تو نے صداقت سے دوستی اور شرارت سے دشمنی کی ہے اسی لئے خدا نے
جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے مسح کیا۔

اور پھر زکریاہ پیغمبر کی ۲ باب ۱۰ آیت میں لکھا ہے کہ اے صیہون کی بیٹی تو گا اور خوشحالی کر کیونکہ دیکھ میں آتا ہوں اور تیرے
درمیان سکونت کرونگا خداوند فرماتا ہے۔ اور پھر دانیال پیغمبر کی ۷ فصل ۱۳ و ۱۴ آیتوں میں ذکر ہے کہ میں نے رات کے
رویتوں میں مشاہدہ کیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ انسان کا بیٹا سا آسمان کے بادلوں میں آیا اور قدیم الایام تک پہنچا
اُسے اُس کے آگے لائے اور عظمت اور مملکت اُسے دیگئی کہ سب قومیں اور امتیں اور زبانیں اُسکی عبادت
کریں اُسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اُسکی مملکت کا زوال نہ ہوگا۔

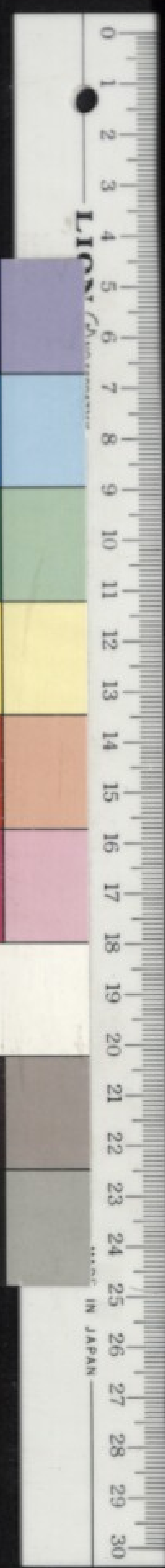
اور جس طرح کہ خدا نے اپنے پیغمبروں کے وسیلے پرانے عہد کی کتابوں میں مسیح کے آنیکی خبر دی تھی
اسی طرح وہ موعودہ نجات دینے والا یعنے مسیح دنیا میں ظاہر ہوا اور جس کا ظہور دنیا کی پیدائش سے چار ہزار برس بعد
تھا اور محمد کی ہجرت سے چھہ سو بیس برس پیشتر ہوا اور اُس کے ظاہر ہونے میں وہی ستر ہفتے کہ چار سو نوے

برس سے غرض ہے پورے ہوئے جو دانیال پیغمبر نے خبر دی تھی کہ جب کہ بنی اسرائیل بابل کی قید سے چھوٹینگے اُس وقت
سے مسیح کے آنے تک اتنے دن گذرینگے اور اسی طرح وہ خبر بھی جو یعقوب نے توریت میں دی تھی کہ مسیح کے ظہور کے
وقت بنی اسرائیل کے فرقے سے حکومت جاتی رہیگی بعینہٖ پوری ہوئی کیونکہ مسیح کے ظاہر ہونیکے کئی برس پہلے یہودی
لوگ روم کے بادشاہ کے تابع تھے اور یسوع مسیح کی پیدائش کے دنوں اُن کے نام شاہ روم کے دفتر میں لکھے گئے
اور بالکل اُسکی رعیت ہوئے چنانچہ لوقا کی ۲ فصل ۱ سے ۵ آیت تک اگر تو پڑھے تو معلوم ہوتا ہے اور یسوع مسیح کو صلیب
دیتے وقت خود یہودیوں نے اقرار کر کے کہا کہ روم کے بادشاہ کے سوا کوئی ہمارا بادشاہ نہیں جیسا کہ یوحنا کی ۱۹ فصل
۱۵ آیت میں ذکر ہوا ہے اور اُسوقت سے ابتک یہودیوں کی بادشاہت کا حکم جاتا رہا ہے اور مسیح کے چالیس برس بعد
جیسا کہ دانیال پیغمبر نے پانچسو برس پہلے خبر دی تھی روم کے بادشاہ کی فوج نے یروشلم پر چڑھائی کر کے اُن کے
شہر اور عبادت خانہ اور قربانگاہ ڈھا کر ویران کر دیے چنانچہ اُسوقت سے ابتک قربانی کرنا اُس جگہ بالکل موقوف
ہے اور یہودیوں کی ولایت خراب ہو کر یہودی ادھر اُدھر تتر بتر ہو گئے اور ابتک ردی حال میں ہیں چنانچہ
یہہ مطلب تواریخ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

نبیوں کی پیش گوئی خداوند مسیح کے حق میں پوری ہوئی

اور جیسا کہ خدا نے اشعیاہ پیغمبر کے وسیلے سے خبر دی تھی کہ مسیح
ایک کنواری سے پیدا ہوگا ایسا ہی ہوا چنانچہ لوقا کی پہلی فصل ۲۶ سے ۳۸ آیتوں
تک ذکر ہوا ہے کہ چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جسکا نام ناصرہ تھا بھیجا گیا ایک کنواری
کے پاس جسکی یوسف نامی ایک مرد سے جو داود کے گھرانے سے تھا منگنی ہوئی تھی اور اُس کنواری کا نام مریم تھا
اُس فرشتہ نے اُسکے پاس آکے کہا کہ اے پسندیدہ سلام خداوند تیرے ساتھ تو عورتوں میں مبارک ہے پر
وہ اُسے دیکھکر اُسکی بات سے گھبرائی اور سوچنے لگی کہ یہہ کیسا سلام ہے تب فرشتہ نے اُس سے کہا کہ اے مریم
مت ڈر کہ تجھ پر خدا کا فضل ہوا اور دیکھ تو پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام یسوع رکھنا وہ بزرگ ہوگا اور





مراسلات

مناظرہ جلسہ شاہجہانپور آریہ سماج مہربان

بندہ ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں زاد عنایتہ۔ تسلیم اس مناظرہ دلچسپ کو گوشہ اخبار میں جگہ دیکر ناظرین کو مسرور اور بندہ کو ممنون فرماویں ۔

۲۸ - دسمبر ۱۹۰۴ء کو قوم آریہ کا پرتی ندھی سالانہ جلسہ شاہجہانپور میں منعقد ہوا۔ اور وقت مذکور میں شنکا سماداہاں اقوام دیگر سے ہوا تھا یہ خاکسار بھی بموجب نوٹس اس جلسہ میں واسطے اعتراض حاضر ہوا جسمیں تخمیناً دو ہزار آدمی ہونگے لہذا مجکو مرتبہ اعتراضات کا دیا گیا۔ خاکسار نے اپنی کتاب خلعت آریہ اہل جلسہ آریہ کو کھڑے ہوکر پیش کی اور بیان کیا کہ اس احقر کے اعتراضات بہت اوراق ہیں۔ اگر انمیں سے ایک بھی بالکل عرض کروں تو وقت کثیر ضائع ہوگا اس لئے مناسب ہو کہ میرے ان اعتراضات کا جو چھپے ہوئے ہیں جوابات تحریری ہونے چاہئے بخیال اس کے خاکسار نے بڑی محنت و جانفشانی سے آپ صاحبان کی ہدایت اور تنبیہہ کے لئے یہہ رسالہ لکھا ہے مگر افسوس کہ آپ میں کسی صاحب نے اسکے جواب دینے پر قدرت نہوئی پس اثنائے بحث میں مجھسے یہہ کہا کہ دو ایک اعتراض زبانی بھی ہم لوگ سننا چاہتے ہیں میں نے اس کو منظور کرکے ایک یہہ اعتراض کہ مذہب آریہ میں خدا فرضی ہے اس دلیل پر کہ یجروید ۴۰ - ادھیائے ۴ میں ایشور غیر متحرک مانا ہے اور مادہ بھی غیر متحرک ہے تو یہہ ہر دو وجود مردہ کس طور سے موجود ہوگئے جبکہ انکے موجود کرنیوالا نہیں۔ اس کے جواب میں ہر طرف سے شور مچ گیا جو خلاف آداب مجلس مناظرہ ہے۔ زاں بعد چند اصحاب نے ایک اخبار دکھلا کر کہا کہ یہہ آپکی کتاب کا جواب ہے اول تو مجکو تعجب ہوا مگر جب میں نے اُسکو دیکھا تو اسمیں ادھر اُدھر کی خبریں لکھی ہیں اس جھوٹ کو فوراً حاضرین جلسہ پر ظاہر کیا تو اس کے جواب میں دروغ بروغ یہہ کہا کہ ہم نے اس اخبار میں جواب دینکا وعدہ کیا ہے میں نے کہا کہ ابھی تو کچھ ہونی تھا اور اب کچھ بیان ہونے لگا۔ خیر زاں بعد ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ پادری صاحب اس کا جواب تو نادر ہے دوسرا بھی پیش کیجئے گا چنانچہ وہ یہہ ہے کہ کتب آریہ الہامی کتاب ہرگز نہیں اس دلیل پر کہ بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱ میں چار رشیو پر وید نازل ہونا مسطور ہے یعنی اگنی - وایو - ادتیہ - انگرہ لیکن اشخاص مذکور سنسکرت نہیں جانتے تھے ویدوں کو کیسے سمجھا دسہو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۹ - اور دیانند جی بھی کہتے ہیں کہ جب رشی لوگ منتر سمجھنے کے خواہشمند ہوتے تھے تو مراقبہ میں سمجھتے تھے لیکن ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲ میں ایشور نراکار مذکور ہے تو وہ مراقبہ میں کیسے آگیا - اور جن اصحاب پر نازل ہونے کا دعویٰ ہے انکا کچھ ذکر ویدوں میں نہیں آپ لوگ کس طرح الہامی جانتے ہیں بیان کیجئے اس دلیل کے سامنے آریہ صاحبان دم بخود ہوگئے اور خلاف مناظرہ اور ادب مجلس عمل کرنے لگے لہذا مجبوراً کتاب خلعت آریہ اُنکو دیکر عرض کی کہ اگر آپ صاحبوں میں جواب دینکی قابلیت ہے تو چھ ماہ یا ایک سال میں جواب تحقیقی با قاعدہ علمی سے لکھئے اس مقام پر مکرر گذارش ہے کہ پرتی ندھی سبھا خلعت آریہ کے صفحہ ۱۰ کی احمن منتر اور گائتری منتر کا حکم وید میں ثابت کریں اور وہ حرج جو صفحہ ۱۷ میں اُدم پرانہ - جگ ۔ شوترم ناہی - پہلوم - گتی - شرہ پرہے وید سے ثابت کریں یہہ طریقہ اور اس کا حکم وید میں ثابت کریں - اور یہہ بھی واضح ہو کہ ان ہر دو منتر میں جہالت ہی جو حفظ صحت کو سخت مضر ہے ۔

میں حضرات آریہ کو مکرر دعوت دیتا ہوں اگر وہ زبانی مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو یہہ خاکسار خدمت میں ہر وقت حاضر ہے بشرطیکہ چار منصف مختلف مذاہب کے مقرر ہوں جو فریقین کو فیصلہ دیویں اور درمیان اُن کے یہہ بھی قرار دیجاوے کہ کن مضامین پر مباحثہ ہوگا ورنہ کتاب خلعت آریہ کا جواب حسب شرائط صفحہ ۳ کے لکھئے اور اگر ہر دو مقصد میں آپ لوگ حاضر ہیں تو دین عیسوی کی خوبی اس خاکسار سے سیکھئے اور جو اعتراضات ہوں جواب مدلل اور مفصل لیجئے ورنہ اُن مزخرفات طبعیہ سے توبہ کیجئے اور ابدی نجات دہندہ اور جہان کے کفارہ پر ایمان لاکر حاصل کیجئے فقط زیادہ والسلام ۔ راقم ڈی - ولسن شاہجہانپور ایم - ای - مشن

مباحثہ آریوں اور مسیحیوں کا

(سوال ۳۶) جیو اور ایشور ہر دو انادی یعنے ازلی ہونے سے جیو کیونکر زیر حکومت ایشور کے ہوگیا ۔

جواب آریہ سماج - کمزور ہمیشہ زور آور کے زیر حکومت ہوا کرتا ہے ایشور چونکہ زور آور اور سرب شکتی مان ہے اس لئے اُسکی حکومت جیو پر کمزور اور الپ شکتی مان ہے انادو کال سے چلی آتی ہے ۔ (تردید) جائے غور ہے جو جبر کرنے والا یا زور سے کمزور کو قابو کرنے والا سوائے ظالم اور جابر کے اور کیا قرار دیا جاسکتا ہے اس کے ایسا کہنا تمام اوصاف ایزدی کو دبہ لگانا ہے کیونکہ وہ حق تعالیٰ رحیم و عادل و مقدس ہے اس لئے ہم یہاں چارواک کے قول کو راست خیال کرتے ہیں - کہ جس نے لکھا ہے کہ وید کے بنانے والے بھانڈ اور دہورت اور نشاچر یعنی راکھش اور دہورت تھے جنکے نام اُس نے جرفری ترفری وغیرہ لکھے ہیں اور یہہ درست بھی ہے کہ سوائے ایسے دہورتوں کے اور کون ایسے الزام اُس باری تعالیٰ پر لگا سکتا ہے ۔

(جواب آریہ سماج) اس میں آپ کا عجب منطق پایا جاتا ہے (کہ ہر ایک زور آور کمزور پر جبر اور زبردستی ہی کیا کرتا ہے) (یہہ بات ہرگز نہیں) (بلکہ جو واقعی زور آور ہے وہ کمزوروں کی رکھیا اور حفاظت کیا کرتا ہے اور کمزور اُسکی شرن لیا کرتے ہیں) (آپ خیال نہیں فرماتے کہ) (کہ بیٹے باپ سے کمزور ہوا کرتے ہیں) (اُن کا باپ اُن سے زور آور ہوتا ہے) (بیٹے تربیت اور پرورش کے محتاج ہوتے ہیں) (باپ تعلیم اور پرورش پر مقرر ہوا کرتا ہے) (رشیوں کے پاس سرمایہ نہیں ہوا کرتا) (باپ حسب حیثیت سرمایہ رکھتا ہے) (پس ہر ایک باپ اپنے بچوں پر جبر اور ظلم کیا کرتا ہے) (ہرگز نہیں) (بلکہ وہ انکی بہتری اور ترقی کا ہر وقت خواہاں رہتا ہے) (اور ہمیشہ انکی بہودی اور

آسایش کے سامان مہیا کرتا ہے(۱۵) اسی طرح سے سرب شکتی مان سرب بیاپک سرب آدھار پرم پتا جو سب سے زور آور اور قادر مطلق ہے اپنی ازلی رعایا جیون پر جو اُسکی ثروت نہیں ہمیشہ سے کرپا درشٹی رکھتا ہے(۱۶) اور کبھی کسی پر جبر اور قہر نہیں کرتا بلکہ ہر ایک کے واسطے موکش مارگ وید عطا فرما رکھا ہے جس کی ہدایت پر عمل کرنے سے ہم لوگ پرم سکھ اور آنند کو پراپت ہوتے ہیں(۱۷) اور جیو کی جانب سے تردید جواب آریہ سماج پربوہان صاحب سنئے اول آپ نے تحریر کیا ہے کہ یہہ آپ کا عجیب منطق پایا جاتا ہے یہہ منطق ویدوں کی قلعی کھول رہا ہے) شکر ہے آپکو عجیب معلوم دیا ہے اب آگے خیال کیجئے لوسنئے آپ دوسرا یہہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہر ایک زبردست کمزور پر جبر اور زبردستی ہی کیا کرتا ہے بے ادبی معاف میں ایسا کب کہتا ہوں آپ نے ہی تحریر کیا ہے کہ جیو جاپ شکتی مان اور ایشور جو سرب شکتی مان ہے جیو بیچو کمزور ہے اُسکی حکومت انادکال سے چلی آتی ہے درحقیقت یہہ سچ ہے سوال ۲؎ میں آپ مان چکے ہیں کہ جیو بھی ذات میں تو شدھ اور پوتر ہے پس اس شدھ اور پوتر کو جو اُس کے پیدا شدہ بھی نہیں بلکہ انادی ہے ویسے ایشور کے ہی مثل انادی ہے مگر ایشور آریہ بلا کسی کرم اور بلا کسی وجہ کے جیو کو ناپاک تناسخ کے ہاتھ میں جوت کر تماشہ دیکھنے والا ظالم اور جابر اور زبردستی کرنے والا نہیں تو اور کیا ہے اب تو سمجھ شریف میں آگیا ہوگا پھر خیال کیجئے بے شک یہہ جو آپ نے لکھا ہے کہ جو قوی زبردست ہوتا ہے وہ کمزور کی رکھیا اور حفاظت ہی کیا کرتا ہے میں اسکو منظور کرتا ہوں مگر ویدک خدا تو کمزور کی بعوض رکھیا کے ظلم اور ستم کا چکر تناسخ چلا رہا ہے جسکو کبھی بند ہی نہیں کرتا لکھنا بھی آپکا بے فائدہ ہے پھر آپ لکھتے ہیں کہ کمزور اُسکی شرن لیا کرتے ہیں یہہ بھی سچ ہے مگر ویدک خدا تو بخلاف ایسی عادت کے جو اُسکی شرن لیتے ہیں اُنکو مکتی سے نہایت سے نکال باہر آواگون کا چکھنا ہے لہٰذا یہہ وصف بھی ویدک خدا میں نہیں پایا جاتا یہہ لکھنا بھی آپکا بغیر سمجھ کے ہے) دیگر آپ باپ کے ساتھ ویدک خدا کو تمثیل دیتے ہیں یہہ تمثیل آپکی ایسی ہے جیسے گورے [illegible] لیا کرتے ہیں یعنی جو ہیرے گودے جیسی گودے منہ دے سنگ (آپ لکھتے ہیں کہ آپ خیال نہیں کرتے کہ بیٹے باپ سے کمزور ہوا کرتے ہیں اور اُنکا باپ اُنسے زبردست ہوتا ہے بیٹے تربیت اور پرورش کے محتاج ہوا کرتے ہیں باپ تعلیم اور پرورش یافتہ ہوتا ہے بیٹوں کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا باپ حسب حیثیت سرمایہ رکھتا ہے پس ہر ایک باپ بچوں پر ظلم اور ستم کرتا ہے) اب بیٹے میں تو خیال آپکی ہر ایک بات پر کرتا ہوں آپ اب سمجھ لیجئے جیو و ویدک کو بموجب تحریر آنجناب والا میں مانتا ہوں ویدک خدا کو بھی زبردست مانتا ہوں بیٹے تربیت اور پرورش کے لائق ہوا کرتے ہیں یہہ ٹھیک ہے مگر تمہارا ویدک پتا اپنے لڑکوں کو نیوگ کی ناپاک تعلیم دیتا ہے جس سے سنسار میں برائی پھیلتی ہے نہ ویدک پتا اُنکا دھرمی ٹھہرتا ہے بلکہ گناہ آلودہ یہہ تعلیم اُسکی بہت بری ہے پھر آپ نے یہہ لکھا ہے کہ باپ تعلیم یافتہ ہوتا ہے جو علم اپنے لڑکوں کو دیتا ہے ویسا ہی ناپاک علم ویدک پتا آپکا رکھتا ہے پھر آپ لکھتے ہیں بیٹوں کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا باپ حسب حیثیت سرمایہ رکھتا ہے یہہ بھی آپ نے سوال ۳؎ کے جواب میں لکھا ہے کہ ایشور مالک ہے کسی کو کچھ نہیں دیسکتا اب باپ اپنے بچوں کو اپنے سرمایہ میں سے ایک حبہ بھی نہیں دیتا وہ تو مزدوری کرے تو مزدوری دیتا ہے اگر مفت پرورش کرے تو اُسکا اصل ٹوٹ جاتا ہے پس ویدک خدا کو باپ سے تمثیل دینا سراسر تمثیل بالا کے موافق آپکی تمثیل ہے لہٰذا ثابت ہوگیا کہ ویدک خدا باپ کی مانند ہرگز نہیں ہوسکتا یہہ کہنا بھی آپکا بے فائدہ ہے پھر آپ لکھتے ہیں کیا ہر ایک باپ اپنے بچوں پر ظلم اور جبر کرتا ہے جناب من ہر ایک باپ کا تو میں ذکر نہیں کرتا کہ ظالم اور جابر ہوا کرتے ہیں میں تو ویدک خدا کا ذکر کرتا ہوں جسکو میں نے بدلائل قوی ثابت کر دکھلایا ہے کہ وہ جابر اور زبردستی کرنے والا ظالم اور اپکاری ہے ۔

پھر آپ لکھتے ہیں باپ بہتری اور ترقی کا خواہاں ہوا کرتا ہے اس بات سے بھی برخلاف ویدک خدا پایا جاتا ہے کیونکہ جو بچے اپنے بڑی محنت اور مشقت سے مکتی کو حاصل کرتے ہیں ویدک خدا اُن کو بلا قصور اور بلا وجہ آواگون میں گرا کر پھر فسٹ کلاس گناہ کی تعلیم دیتا ہے۔ واہ صاحب آریوں کا پرم پتا ایشور خوب ترقی اور بہبودی کا خواہاں ہے پربوہان صاحب گناہ کی ترقی اور بہبودی کا تو ضرور خواہاں ہے کیا کوئی بھی کسی شخص کو جسمیں ایسے اوصاف پائے جاویں پتا کے ساتھ تمثیل دے سکتا ہے یا اُسکو دہرمی پتا کہہ سکتا ہے پھر آپ رقم فرماتے ہیں کہ پتا ہمیشہ بہبودی اور آسایش کے سامان مہیا کرتا ہے یہہ اوصاف بھی آپ کے پرم پتا میں نہیں پایا جاتا بلکہ برعکس اُس کے مکتیہ شدہ لوگوں کے واسطے جو اسی [illegible] قالب بناتا ہی رہتا ہے مثل سانپ شیر گرگ وغیرہ وغیرہ یہہ آسایش کے سامان خوب مہیا کرتا رہتا ہے ہمارے منتر پربوہان صاحب معاف فرماویں آپکا دل نہ دکھے جو کچھ میں نے تمہارے ویدک خدا پر الزام لگایا ہے یہہ سب آپکے ماننے کے موافق ہے اور بیشتر قوی دلایل سے ثابت کر دکھلایا ہے کہ آپ کا ایسا ماننا درست نہیں ہے اور جس کتاب میں ایسا لکھا ہے وہ الہامی ہرگز ہو نہیں سکتی اور نہ ماننے کے لائق ہے آیندہ سوال ۴؎ لکھا جاویگا ۔

راقم کاشی ناتھ



واقعات و نوادرات

کینہ ور ہاتھی ۔ ریاست کھپڑ بیہ میں ایک فیلبان نے جو ہاتھی کو نہلانے کے لئے تالاب پر لے جاتا تھا ۔ رستے میں ہاتھی کو بہت مارا اس وقت تو ہاتھی نے کچھ نہیں کہا مگر جب تالاب کے کنارے پہنچ کر فیل بان نیچے اترا تو ہاتھی نے اُسے اپنی سونڈ سے پکڑ کر تالاب میں پھینک دیا اور پھر خود بھی پانی میں داخل ہوکر فیل بان کو کیچڑ میں دبا دیا ۔ جب ہاتھی بلا فیل بان شہر میں واپس آیا تو لوگوں کو فیل بان کی فکر پڑی ۔ آخر ایک شخص نے جو دور سے یہہ کیفیت دیکھ چکا تھا ۔ بیان کیا ۔ کہ ہاتھی نے فیلبان کو ہلاک کر دیا ہے ۔ تھانے میں رپٹ ہونے پر پولیس تفتیش کے لئے آئی تالاب میں جال ڈالے گئے مگر نعش کا کچھ پتہ نہ چلا ۔ مگر پھر ایک دوسرا فیل بان اُس ہاتھی کو دلاسا دے کر تالاب پر لے گیا ۔ اور ہاتھی نے کیچڑ میں سے نعش نکال کر باہر ڈالدی ۔ (تہذیب النسواں)

ایران میں پھانسی کی سزا بہت کم دی جاتی ہے اگر کوئی شخص ایک آدھ آدمی قتل کر دے تو اُس کے لئے چالیس روپیہ جرمانہ سے زیادہ سزا نہیں ہے ۔ لیکن اگر کوئی شخص دس بارہ آدمیوں کا قاتل ہو ۔ اور اُس کو سزائے موت دینا ضروری سمجھا جائے تو البتہ پھانسی دی جاتی ہے ۔ لیکن پھانسی کا طریقہ اور ملکوں کی طرح نہیں ہے ۔ وہاں مجرم کو معلق لٹکا کر بھاری بوجھ اس کے سر سے باندھ دیتے ہیں جس تکلیف اٹھا کر وہ کچھ عرصے کے بعد عدم کو سدھار جاتا ہے ۔

(تہذیب النسواں)

ممالک متحدہ امریکہ میں لکڑی کے الکحال کے باعث بہت سی اموات واقع ہوئی ہیں اور بہت سے لوگ اندھے ہو گئے ہیں ۔ یہہ الکحال کثرت سے استعمال میں آتا ہے اور اموات کے سرکاری نقشوں سے ظاہر ہوا اُس سے کوئی دو سو اموات واقع ہو چکی ہیں ۔ لکڑی کے جلانے سے جو زہریلا دھواں پیدا ہوتا ہے وہ نہ صرف مہلک ہی ہوتا ہے ۔ بلکہ بصارت کو سخت نقصان پہنچاتا ہے ۔ مرہموں ۔ بالوں کا تیل غازہ ۔ وسمہ ۔ خضاب اور عطریات وغیرہ کے بنانے میں لکڑی جلائی جاتی ہے اس لئے ان چیزوں میں اُس کا الکحال اکثر کے لوگوں کی موت اور مضرت کا باعث ہوتا ہے ۔ (ترقی)

چاول عموماً اعصاب کو کمزور کرنے والی غذا ہے ۔ تاہم جاپانی جن کی غذا زیادہ چاول ہی ہے وہ جسمانی طاقت کے لئے مشہور ہیں ۔ اور پیکن پر جو گزشتہ فوج کشی کی گئی تھی اُس میں جاپانی فوج جسمانی طاقت کے لحاظ سے ۔ روس جرمنی فرانس اور امریکہ کی فوجوں سے بڑھی ہوئی رہی اور سبقت لے گئی ۔ اس کا ظاہر سبب ہے کہ جاپانی چاول کو صاف کر کے نہیں کھاتے ۔ وہ اُسکے اوپر کی بھوسی جس میں جسم کو قوت دینے کی خاصیت اور ذائقہ ہوتا ہے دور نہیں کر دیتے جس طرح کہ مغربی اقوام دور کر کے چاول استعمال کرتی ہیں ۔ (و)

اخبار " برٹش میڈیکل جرنل " سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر جے ۔ ایچ ۔ پوٹر نے درد ہڈہ جس میں اکثر افیون کا جوہر مریض کو استعمال کرایا جاتا ہے یا کبھی کبھی اُس عصب کو کاٹ ڈالا جاتا ہے جو مقام درد پر ہوتا ہے ۔ اُس کے لئے ایک سادہ علاج دریافت کیا ہے ۔ اُس کا تجربہ ایک ۸۰ سالہ ضعیف عورت پر کامیابی کے ساتھ کر چکے ہیں ۔ افیون کے جوہر کی جگہ ڈاکٹر پوٹر نے اُس عورت کو چار گرین کا ایک چمچہ اُس دوا کا جسے پوٹاشیم برومائڈ کہتے ہیں دودھ میں ملا کر دیا ۔ جس سے درد میں تخفیف ہو گئی اور رات کو دوسری خوراک استعمال کرانے سے عورت کا درد بالکل ہی جاتا رہا ۔ اب وہ کھانا اچھی طرح کھاتی اور رات کو شگفتہ نیند سوتی ہے ۔ (و)

ڈاکٹر آر ۔ ڈی ۔ پیڈلے صاحب اخبار لینسٹ کے ذریعے یہہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ جس شخص کے دانت گندے اور خراب ہونگے اُس کی تندرستی بھی اچھی نہیں ہوگی ۔ اور جو ہوا سانس کے ذریعے منہ میں ہو کر اُس کے جسم کے اندر جائیگی وہ گندی ہو جائیگی ۔ اور اجرام اُس میں سرایت کر جائینگے اور جو غذا کھائی جائیگی ۔ اُس میں گندگی اثر کر جائیگی ۔ (ترقی)

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

روضۃ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۲ر

ورجل کی نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے ۔ اُسکی بربادی اور اینیڈ کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ورجل ۸ر

ایلیڈ اور اوڈسے کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام ۴ر

یروشلم کے آخری ایام بیت المقدس کی بربادی اور قوم یہود کی تباہی کا دردناک حال ۳ر

الفریڈ اعظم کی سوانح عمری ۲ر

سکندر اعظم کی سوانح عمری ۲ر

ہیرے رہنے کا گھر جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۲ر

سورج چاند تارے ۔ علم ہیئت کا ایک مبسوط و باتصویر رسالہ جسمیں اسوقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۔ ۸ر

مرقع روس روس کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۸ر

مرقع جاپان ۔ جاپان کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۸ر

ننھے ننھے لوگ ۔ کیڑے مکوڑوں کا دلچسپ حال باتصویر ۸ر

ہند کی کایا پلٹ ۔ کلائو کے زمانہ کا دلچسپ تاریخی ناول جسمیں ہند میں انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے اسباب درج ہیں گورنمنٹ انگریزی کے اصول و طریق حکومت انگلستان کے طرز حکومت کے مفصل حالات جنکا جاننا اہل ہند کے لئے ضروری ہے ۸ر

مارکو پولو کا سفرنامہ ۔ اس میں شام فارس آرمینیہ ۔ بلخ بدخشان چین جاپان ہند حبش ۔ زنگبار ۔ ترکی وغیرہ کے دلچسپ حالات درج ہیں ۸ر

ڈاکٹر جیکل اور میاں جہد یعنی دو جسموں والا آدمی ایک ریاکار کی زندگی کا مرقع اور سبق آموز قصہ ہے ۔ ۸ر

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔ ہم نے اخبار ستہ ایڈیشن میں پیتے کے بیج کا استعمال پلیگ سے بچنے کا پڑھا ہے۔ اخبار ہذا اُسکی بڑی تعریف بیان کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی اسمیں سوراخ کرکے بازو میں باندھے یا گلے میں پہنے تو پلیگ سے بچا رہتا ہے۔ برائے مہربانی اگر کوئی صاحب عیسائی تجربہ کار اسکی بابت کچھ جانتا ہو تو بذریعہ نور افشان تحریر فرمائیں دیگر بات قابل غور یہ ہے۔ کہ کیا عیسائی اس کو یا کسی اور دوا کو بازو میں باندھنے یا گلے میں ڈالنے سے اپنے ایمان سے منحرف تو نہیں ہو سکتے ہیں۔ جیسا غیر اقوام گنڈا یا تعویذ اپنے بازوؤں یا گلے میں باندھتے ہیں تو کیا عیسائی ہو کر ان کے باندھنے سے بدنام ہو سکتا ہے برائے مہربانی ان دونوں باتوں کی بابت تحریر فرماویں ؛

راقم سموئیل تھوتھی از ہوڈل ؛

پیتے کے بازو یا گلے میں باندھنے سے کسی قسم کا دینی نقصان نہیں ہے۔ مگر گنڈا یا تعویذ باندھنے میں بت پرستی اور بے ایمانی ہے اور انجیل کے بموجب وہ صحیح نہیں ہے۔ ایڈیٹر

اشتہار

سالانہ میلہ منڈی اسپان اور مویشی جلال آباد ضلع فیروزپور کا ۲۲ فروری سے ۲۵ فروری ۱۹۰۰ء تک ہوگا سرکاری انعام اسپان کو بموجب منظوری گورنمنٹ تین سو روپیہ ملیگا۔ اور اسی طرح مال مویشی کو انعام منظور (ڈسٹرکٹ بورڈ سے اور ماؤ ڈسٹرکٹ فنڈ سے) ملیگا۔ علاوہ اس کے شتران اور بھینس اور دیگر مویشی کہ جن کے لئے سرکاری انعام مقرر نہیں ہوا۔ انکو کورٹ آف وارڈس ریاست ممدوٹ سے انعام ملیگا۔ اس میلہ میں خرید و فروخت ہر قسم کے جانوروں کی بکثرت ہوتی ہے۔ المرقوم ۲۶ جنوری ۱۹۰۰ء

المشتہر

مینیجر ریاست ممدوٹ زیر کورٹ آف وارڈس
ضلع فیروزپور

ضرورت

اینگلو ورنیکلر مشن سکول (مڈل سکول) چھاونی سیالکوٹ کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ پچیس سے چالیس روپیہ تک حسب لیاقت۔ درخواستیں منیجر سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ کے نام آنی چاہئیں ؛

ضرورت

ایک ایسے کپڑا بننے والے کی ضرورت ہے جو ہر نمونہ کے کپڑے اور غالیچے بن سکے۔ اس شخص کو ترجیح دیجاویگی جو نوکروں کو کام سکھلا سکے اور رنگ سازی میں عمدہ تجربہ رکھتا ہو۔ صاحب عبارت کو عمدہ تنخواہ دیجاویگی۔ وہی درخواست کریں جو اس کام میں خاص لیاقت رکھتے ہیں

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ سکول آف انڈسٹری شاہپور
راجپوتانہ

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکتنانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اسوقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر پنشن نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے ینگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام و پتہ جو اس فنڈ میں شریک ہونا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک ینگ ڈائرکٹر فارمن کالج
لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۳
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۳ ۱/۲
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	ے
چوتھائی کالم	[illegible]	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	[illegible]
پورا کالم	ص	[illegible]	ص
پورا صفحہ	[illegible]	ص	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۲؍ بعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ۱۳ معہ محصول ۱۴
قیمت سالانہ انگریزی سبق سنڈے سکول ۲ عہ